تبصرے

دولتِ عثمانیہ جلد اول از مولوی محمد عزیز صاحب ایم اے (علیگ) رفیق دار المصنفین اعظم گڈھ۔ تقطیع ۲۰×۲۶/۸ حجم ۴۹۰ صفحات۔ کتابت، طباعت اور کاغذ بہتر۔ قیمت غیر مجلد ۳؎۔ پتہ:- دار المصنفین اعظم گڈھ

دار المصنفین اعظم گڈھ نے تاریخ اسلام پر اُردو میں محققانہ کتابیں شائع کرنے کا جو سلسلہ شروع کیا ہے، زیر تبصرہ کتاب مجوزہ ترتیب کے لحاظ سے اُس کی آخری، مگر اشاعت کے اعتبار سے اس سلسلہ کی دوسری کڑی ہے۔ اس کتاب میں عثمان اول جو دولت عثمانیہ کا بانی ہے اور جو ۶۸۷ھ سے ۷۲۶ھ تک حکمرانی کرتا رہا، اُس سے لے کر مصطفیٰ رابع (۱۲۲۳ھ مطابق ۱۸۰۸ء) تک کی مبسوط و مفصل تاریخ ہے، یہ کتاب کا پہلا حصہ ہے۔ دوسرا حصہ زیر طبع ہے۔

اُردو میں دولتِ عثمانیہ سے متعلق اب تک متعدد کتابیں شائع ہو چکی ہیں لیکن وہ زیادہ تر کسی انگریزی یا عربی تصنیف کا ترجمہ ہیں۔ جس تحقیق و تفصیل سے یہ کتاب لکھی گئی ہے، اُردو میں اب تک اس موضوع پر ایسی جامع اور محققانہ کتاب شائع نہیں ہوئی اور یہ بے مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ کتاب دار المصنفین کے قائم شدہ معیار سے گری ہوئی نہیں ہے۔

لائق مؤلف نے واقعات کی چھان بین اور اُن کے اسباب و علل کی تحقیق و تنقیح میں بڑی کاوش و محنت کی ہے، اور حتی الوسع خود اپنے نور بصیرت سے کام لینے کی کوشش کی ہے۔ مگر بعض جگہ اُنہوں نے ہربرٹ گبنس اور پروفیسر گرمانس ایسے مورخینِ یورپ پر اعتماد بیجا کر لیا ہے۔ مثلاً عثمان خاں اول کے اسلام سے متعلق۔ حالانکہ خود فاضل مؤلف کو یہ تسلیم ہے کہ اب سے بیس بائیس سال قبل تک ارطغرل اور اُس کے ساتھیوں کا ایشیائے کوچک میں داخل ہونے سے پہلے مسلمان ہو جانا مسلم تھا، ہربرٹ گبنس نے اپنے مدعا کو ثابت کرنے کے لیے جو دلائل قائم

کیے ہیں وہ کچھ ایسے زیادہ قوی نہیں ہیں کہ اُن کی وجہ سے اس قدیم مسلمہ نظریہ کی تغلیط ہو سکے۔ پھر ادھ بالی کی لڑکی کے واقعہ نکاح سے جو استدلال کیا گیا ہے وہ بھی محلِ نظر ہے۔ کتاب میں کئی نقشے بھی ہیں جن سے تاریخی واقعات کے سمجھنے میں کافی مدد ملتی ہے۔ زبان صاف و سلیس، اور انداز بیان شگفتہ۔ اُمید ہے کہ تاریخ اسلام کے دوسرے حصّے بھی ایسے ہی کامیاب ہونگے۔ (س)

بغداد کا جوہری مترجم اشرف صبوحی دہلوی۔ ناشر کتب خانۂ علم و ادب دہلی۔ کتابت طباعت اور کاغذ عمدہ، کتاب مجلد ہے اور جلد پر خوبصورت گرد پوش۔ قیمت عہ، صفحات تقریباً ۲۷۶، سائز $\frac{20 \times 30}{16}$

یہ ایک ناول ہے، جو کسی مغربی زبان سے انگریزی میں ترجمہ کیا گیا تھا۔ اب اسے اشرف صاحب نے اُردو میں منتقل کیا ہے، ترجمہ صاف شستہ اور سلیس ہے۔ اشرف صاحب اپنے مضامین میں دلی کی زبان روزمرہ اور محاورات کے استعمال کا اچھا سلیقہ رکھتے ہیں، چنانچہ اس ترجمہ میں بھی اُنھوں نے اس خوبی کو برقرار رکھنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔

بعض مغربی ناول نویسوں اور افسانہ نگاروں کے لیے مشرقی بالخصوص ایشیائی سرزمین ہمیشہ عجیب و غریب تخیلات کا مرکز بنی رہی ہے اور اُنھوں نے جب کبھی ان تخیلات کی بنیادوں پر کوئی افسانہ لکھا ہے اُس میں ہمیشہ حیرت انگیز، مافوق الفطرت اور مہمل کردار پیش کیے ہیں، جنہیں صرف وہ طبیعتیں گوارا کر سکتی ہیں جو ایشیا کے متعلق اپنے اندر جذبہ تضحیک و تذلیل رکھتی ہیں۔ یہ ناول بھی الف لیلہ کے افسانوں سے ملتی جلتی اسی قسم کی ایک کرداری تمثیل ہے، جس کا ماحول، فضا اور پلاٹ اشارہ کر رہے ہیں کہ یہ ناول اُس دور کی پیداوار ہے جب مذہبی تصورات کے غلبہ نے مغربی ادبیات کو "اخلاقی تماثیل"، "اسرارِ غیب" اور معجزات وغیرہ قسم کی چیزوں تک محدود و محصور کر رکھا تھا۔ یا پھر یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ کلاسیکل ادب سے متاثر ہو کر لکھا گیا ہے! (م)

دوشیزۂ صحرا مترجم: صادق الخیری دہلوی ایم اے۔ ناشر: کتب خانۂ علم و ادب دہلی۔ کتابت طباعت اور